سویرا قریب ہے

نادیہ فاطمہ رضوی



مغرور ہی سہی وہ اچھا بہت لگا
وہ اجنبی تو تھا مگر اپنا بہت لگا
روٹھا ہوا تھا ہنس تو پڑا مجھے دیکھ کر
مجھ کو اس قدر بھی دلاسا بہت لگا

اس وقت تقریب پورے عروج پر تھی اسٹیج پر دلہا دلہن کو بہت سے لوگ گھیرے ہوئے تھے۔ مدہم سریلا میوزک ماحول کو اور زیادہ خوش گوار بنا رہا تھا۔ مُتحمل کافی دلچسپ نگاہوں سے اِدھر اُدھر لوگوں کو خوش گپیوں میں مصروف دیکھ رہی تھی کہ اچانک اس کی نگاہ اس شخص پر جا ٹھہری جو آج کل اکثر اسے خوابوں میں آ کر ڈرایا کرتا تھا اس کے حواسوں پر چھایا رہتا تھا کسی آسیب کی مانند۔ اس کا چہرہ یکدم پیلا پڑ گیا' خوف و دہشت کے مارے حلق میں کانٹے اُگ آئے۔ وہ جلدی سے اپنا پرس سنبھالتی کرسی سے اٹھی' وہ لمحے کے ہزارویں حصے سے بھی زیادہ تیزی سے اس منظر سے غائب ہونا چاہتی تھی۔ وہ سرعت سے چلتی ہوئی شادی لان کے نسبتاً ویران گوشے میں آ گئی اور گہری گہری سانسیں لے کر خود کو کمپوز کرنے لگی۔

''اوہ خدا کا شکر ہے اس شخص کی نظر مجھ پر نہیں پڑی ورنہ وہ مجھے ضرور پہچان لیتا اور پھر......'' خود سے بولتے

بولتے منخل ایک جھرجھری لے کر خود ہی خاموش ہوگئی اور اپنا پرس کھول کر اس میں سے ٹشو پیپر نکال کر اپنے ماتھے کا پسینہ صاف کرنے لگی کہ اچانک ہی ایک آہنی ہاتھ نے انتہائی سختی سے اس کا بازو دبوچا اور اس کو پوری طرح اپنی جانب گھماڈالا جب کہ منخل کا سانس مقابل کو دیکھ کر اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ حیرت واستعجاب اور دہشت سے اس کا منہ پوری طرح کھل گیا۔ جس شخص سے بچ کر وہ یہاں تنہا گوشے میں آئی تھی وہی شخص بڑی گہری اور چبھتی نگاہیں اس کے اوپر گاڑھے محض چند قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا۔ مارے گھبراہٹ کے منخل کے ہاتھ سے پرس چھوٹ کر زمین بوس ہوگیا۔

"آ...... آپ کون ہیں؟ اور یہ کیا حرکت ہے؟ چھوڑیے مجھے۔" انتہائی دقتوں سے منخل نے خود کو سنبھال کر کہا اور اس شخص کی فولادی گرفت سے کافی ناگواری سے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

"آپ تو مجھے اچھی طرح جانتی ہیں پھر اس احمقانہ سوال کا کیا مقصد ہے؟" انتہائی کاٹ دار لہجے میں طنزیہ بولتے ہوئے ایک جھٹکے سے اس نے اس کا بازو چھوڑا تھا۔

"مم...... میں آپ کو کیوں جاننے لگی آپ کیا کسی فلم کے مشہور ہیرو ہیں یا پھر کوئی ٹی وی اینکر۔" منخل بھرپور طور پر انجان بننے کی اداکاری کرتے ہوئے رکھائی سے بولی تو اس شخص نے پُراسرار مسکراہٹ لیے اسے کافی گہری نگاہوں سے دیکھا۔

"فلمی ہیرو نہ سہی مگر حقیقی زندگی میں ولن ضرور ہوں' ہے ناں؟" یہ سن کر منخل کا چہرہ چند ثانیے کے لیے فق ہوگیا جب کہ سامنے والا اب کافی دلچسپ نگاہوں سے منخل کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو سی گرین کڑھائی کے سوٹ میں خوف زدہ ہیرنی کی مانند لگ رہی تھی۔

"ہٹیے میرے راستے سے' مجھے جانا ہے۔" وہ اس کی راہ روکے کھڑا تھا۔ منخل کو لگا کہ اگر وہ چند منٹ اور یہاں رکی تو خوف سے بے ہوش ہوجائے گی۔

"بات سنو لڑکی! یہ ایکٹنگ تم کسی اور کے سامنے کرنا میں جانتا ہوں کہ تم مجھے اچھی طرح پہچان گئی ہو اگر اس واقعہ کے بارے میں کسی کو کچھ بھی بتایا تو تمہارے ساتھ کیا کچھ ہوسکتا ہے' یہ تم سوچ بھی نہیں سکتیں۔" وہ شخص منخل کو بُری طرح وارن کرتے ہوئے اس کے عقب سے نکلتا چلا گیا۔ جب کہ اس پل منخل کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی وہ تیزی سے آگے بڑھ کر اندر کی طرف بڑھ گئی جہاں اس کی فیملی اس کا انتظار کر رہی تھی' چہرے پر اب تک خوف نمایاں تھا۔

......☆☆☆......

"منخل اتنی دیر سے کہاں گم ہو تم۔ میں تم سے اتنی دیر سے باتیں کیے جارہی ہوں اور تم سامنے آنکھیں پھاڑے نجانے کیا دیکھ رہی ہو؟" شازمہ اس کی دوست نے منخل کو بُری طرح لتاڑا تو یکدم منخل جیسے ہوش میں آئی۔

"ہاں...... کیا ہوا؟ میں نے کچھ نہیں دیکھا' میں سچ کہہ رہی ہوں۔" منخل غائب دماغی سے بولی تو شازمہ اپنی ناراضی بھول کر پریشان سی ہوکر اسے دیکھنے لگی۔

"منخل تم ٹھیک تو ہو' کیا نہیں دیکھا تم نے......"

"ہیں کیا......؟ کچھ نہیں...... کچھ بھی تو نہیں؟" شازمہ کے استفسار پر منخل کھسیانی ہوکر جلدی سے بولی پھر تیزی سے مزید گویا ہوئی۔

"وہ دراصل کل رات ابا کے دوست کی بیٹی کی شادی میں ابا اور میں کافی لیٹ ہوگئے تھے لہٰذا میری نیند پوری نہیں ہوئی بس ایسے ذہن بوجھل ہورہا ہے۔"

"تو تم آج کی چھٹی کرلیتیں نا کیمپس آنے کی کیا ضرورت تھی۔" شازمہ منخل کی وضاحت پر مطمئن ہوکر بولی۔

"اب تو آگئی نا چلو کینٹین چلتے ہیں چائے کی بہت طلب ہورہی ہے۔" منخل سر جھٹک کر بولی کل رات سے اب تک وہ شخص اس کے حواس پر جونک کی طرح چمٹا ہوا تھا۔

"ہاں چلو میں نے بھی ناشتا نہیں کیا۔" شازمہ لان کی بینچ سے اٹھتے ہوئی بولی تو منخل بھی کتابیں سنبھالتی کھڑی ہوگئی۔

......❀......

"خالہ جانی! آج کل کے لڑکوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہے چوری ڈکیتی تو ان کا محبوب مشغلہ ہوگیا ہے۔ صورت جتنی بھولی نظر آتی ہے اندر سے اتنے ہی خطرناک ہوتے ہیں اب آپ رخشندہ آنٹی کے جیٹھ کے بیٹے کو ہی دیکھ لیجیے۔" ہادیہ نے حسب معمول بے تکی ہانکنا شروع کردی تھی۔

"ہادیہ! خدا کے واسطے اپنی یہ کہانیاں بند کرو کیوں خوامخواہ خوف پھیلا رہی ہو۔" لاؤنج کے صوفے پر بیٹھی منخل ٹی وی پر اپنا پسندیدہ ڈرامہ دیکھنے کی کوشش کررہی تھی مگر کان ہادیہ اور امی کی باتوں پر لگے ہوئے تھے اپنے اندر کی گھبراہٹ و اضطراب سے پریشان ہوکر ہادیہ پر تقریباً چلا پڑی۔

"لو تمہیں اچانک کیا ہوگیا اچھا بھلا تم تو ڈرامہ دیکھ رہی تھیں۔" ہادیہ آنکھیں گھما کر تھوڑا متعجب ہوکر بولی۔

"ہادیہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے واقعی آج کل بہت خراب زمانہ ہوگیا ہے ارے تم نے کل ٹی وی پر قاتلوں کی شکلوں کو نہیں دیکھا تھا' کیسے معصوم اور سیدھے لگ رہے تھے۔" امی پاندان سے چھالیہ نکالتے ہوئے بولیں تو منخل کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے ہادیہ ایک بار پھر زور وشور سے امی سے باتوں میں لگ گئی تو منخل خاموشی سے وہاں سے نکل آئی۔

......❀......

یہ بہت پرانی بات نہیں تھی محض دس دن تو گزرے تھے کیمپس سے واپسی پر وہ اپنی بے پروائی کی بدولت غلط بس میں چڑھ گئی تھی انجان راستوں اور علاقوں کو دیکھ کر منخل کی جان گویا ہوا ہونے لگی تھی جب ہی اپنے ساتھ بیٹھی عورت سے اس نے پوچھا تو اس پر انکشاف ہوا کہ غلط روٹ کی بس میں بیٹھنے سے وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے اپنی بے خبری و مدہوشی پر اس نے خود کو خوب لعنت ملامت کی اور اللہ کا نام لے کر بس سے اتر گئی اور رکشے کی تلاش میں تیزی سے قدم آگے بڑھانے لگی وہ جلد سے جلد اس غیر آباد اور غیر مانوس علاقے سے نکل جانا چاہتی تھی' چلتے چلتے وہ کافی دور نکل آئی تھی مگر رکشہ' ٹیکسی حتیٰ کہ بس نام کی چیز بھی دور تک اسے دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ ابھی وہ چل ہی رہی تھی کہ اچانک دو لڑکے ایک بائیک پر انتہائی تیزی سے اس کے پاس سے گزرے اور پھر چند لمحوں بعد ایک سفید ٹویوٹا کرولا بھی زن سے منخل کے قریب سے گزری اور محض چند سیکنڈ کے اندر اندر انتہائی دلدوز منظر اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔ سفید ٹویوٹا پر ان دونوں لڑکوں نے اندھادھند گولیاں برسانا شروع کردی تھیں جواباً کار سوار نے انتہائی مہارت سے بائیک کے پہیے کو نشانہ بنایا اور دوسرے ہی پل بائیک سوار لہرا کر زمین پہ آن گرے' کار سوار تیزی سے نیچے اترا اور بڑی سرعت سے اپنا پورا پسٹل دونوں لڑکوں پر خالی کردیا۔ منخل کی چیخ بے ساختہ تھی اس قاتل نے کافی چونک کر منخل کو دیکھا جو منہ پر ہاتھ رکھے دہشت سے پھٹی نگاہوں سے بلیک جینز پر بلیک ہی شرٹ میں ملبوس اس قاتل کو دیکھ رہی تھی۔ جان اس دنیا کی سب سے قیمتی متاع ہے اس بات کا ادراک ہوتے ہی اور قاتل کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر منخل نے آؤ دیکھا نہ تاؤ سرپٹ دوڑنا شروع کردیا کچھ دور جانے کے بعد خوش نصیبی سے آخر اسے ایک رکشہ نظر آ ہی گیا تھا اور وہ غڑاپ سے اس میں سوار ہوگئی رکشہ ڈرائیور اس کی دگرگوں حالت دیکھ کر سمجھ گیا کہ یقیناً اس لڑکی کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا ہے لہٰذا اس سے ایڈریس وغیرہ پوچھ کی باحفاظت اسے گھر پہنچادیا۔

منخل نے گھر آکر امی ابو کو اتنی بڑی بات سے محض اس لیے لاعلم رکھا کہ دونوں خوف زدہ ہوکر اس کی پڑھائی چھڑوا کر گھر بٹھادیں گے اور اپنی خالہ زاد سہیلی ہادیہ کو اس لیے نہیں بتایا کہ وہ پیٹ کی بہت ہلکی تھی اور وہ

سب کے سامنے اس بات کا ڈھنڈورا پیٹ دیتی اور رہی شازمہ تو وہ خود اتنی ڈرپوک تھی کہ منحل کے پیچھے پڑ جاتی کہ وہ کیمپس نہ آیا کرے شکر تھا کہ اس شخص نے منحل کا پیچھا نہیں کیا تھا مگر کل رات ابا کے دوست کی بیٹی کی شادی میں اسے دیکھ کر وہ بے تحاشا ڈسٹرب ہوگئی تھی۔

''کاش میں ابا کے ساتھ کل جاتی ہی نہ۔'' منحل نے انتہائی پچھتاوؤں میں گھر کر خود سے کہا تھا۔

❀……❀……❀

وہ بے حد گہری نیند میں تھا جب کسی نے انتہائی بے دردی سے اس کے اوپر سے چادر ہٹائی اور سر کے نیچے سے تکیہ کھینچ ڈالا۔

''ابے آلو کے پٹھے! تو آ گیا۔ میں آج تین دن بعد سویا تھا کمینے سکون سے مجھے سونے تو دیتا۔'' نیند میں ڈوبی گمبھیر آواز میں ریان بمشکل بولا تھا جواباً احد کا قہقہہ اس کی سماعت سے ٹکرایا۔

''تو میری جان کیوں ایسے کاموں میں ہاتھ ڈالتا ہے جس کی وجہ سے تجھے تین تین دن تک جاگنا پڑتا ہے۔'' فریش آواز میں بولتا احد کھڑکیوں سے پردے کھسکاتا ہوا بولا۔

''اوئے یار پلیز پردے مت ہٹا۔'' سورج کی تیز روشنی سے بے زار ہو کر ریان نے بے ساختہ اپنا بازو آنکھوں پر دھرا تھا۔

''مسٹر ریان حیدر خان! آپ کل دوپہر سے مسلسل سو رہے ہیں یعنی دوسرا دن نکل آیا ہے اور اس وقت دن کے تین بج رہے ہیں۔'' احد کی بات پر ریان انتہائی چونک کر سیدھا ہوا۔

''او مائی گاڈ! میں پچھلے 14 گھنٹوں سے سو رہا ہوں جب کہ میں تو صرف تین گھنٹے کی نیند لینے کی غرض سے لیٹا تھا۔'' ریان گھبرا کر اپنا موبائل فون چیک کرتے ہوئے بولا پھر اگلے ہی پل مطمئن ہو کر احد کو دیکھا' کوئی ضروری کال' میسج اس وقت موبائل فون پر موجود نہیں تھا۔

''اچھا اب یہ بستر کی جان چھوڑو اور شاو فٹ نیچے ڈائننگ ٹیبل پر آ جاؤ۔'' یہ کہتے ہو دروازے کی جانب قدم بڑھائے تو ریان بھی ہوئے بستر سے اٹھ کھڑا ہوا۔

❀……❀……❀

وہ سر اویس کی انتہائی بور کلاس لے کر اپنی بمشکل روکتے ہوئے جونہی باہر نکلی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر بُری طرح چونکی۔ انتہا سے اس نے اپنے ہاتھوں میں پکڑی کتابوں کو سب کی سب زمین پر گر پڑتیں۔ بلیو جینز ٹائٹ کیمل کلر کی ٹی شرٹ پر سیاہ گلاسز لگائے و لڑکیوں کی توجہ باآسانی حاصل کر چکا تھا۔

''یا اللہ یہ شخص تو میری جان لے کر چھوڑے خود سے بولی پھر اسے بھرپور طور پر نظر اند کاریڈور کی جانب آ گئی۔ منحل کی توقع کے عین وہ شخص اس کے پیچھے آن پہنچا تھا۔

''آپ کو چھ فٹ دو انچ کا یہ لمبا چوڑا ا نہیں آیا یا پھر آج بھی نہیں پہچانا۔'' عقب سے کھنکتی آواز ابھری تو منحل بُری طرح کلس کر جانب پلٹی۔

''آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟ کیوں میر ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں' میں آپ کو یقین دلاتی ہو سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں پہنچے گا۔'' وہ زچ ہ پنک اور بلیو کلر کے کنٹراسٹ کے سوٹ میں و الجھی ہوئی لگ رہی تھی۔

''خیر خطرناک تو آپ کافی ہیں۔'' وہ باندھتے ہوئے دلچسپ نگاہوں سے اسے دیکھ معنی خیزی سے بولا تو منحل بے تحاشا چڑ گئی۔

''اچھا میں خطرناک ہوں اور آپ کا خود میں کیا خیال ہے؟''

''گویا اس کا مطلب ہے کہ آپ میر میں کافی جانتی ہیں۔'' وہ یکدم تیوری چڑھا کر

"نہ...... نہیں دیکھیے......" منحل بولتے بولتے رکی پھر ادھر اُدھر اسٹوڈنٹس پر نگاہ ڈال کر گویا ہوئی۔

"آپ ذرا میرے ساتھ آئیے۔" منحل اس شخص کو لائبریری کے پچھلے حصے کی طرف لے آئی' جہاں نسبتاً اکا دُکا اسٹوڈنٹس تھے۔

"دیکھیے میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی بلکہ میں نے ابھی تک کسی کو کچھ نہیں بتایا یہاں تک کہ اپنی امی ابا کو بھی لاعلم رکھا ہے' آپ میری طرف سے بالکل بے فکر ہوجائیں۔" منحل اسے یقین دلانے کی غرض سے ٹھوس لہجے میں بولی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں آپ جیسی نازک لڑکی سے خوف زدہ ہوکر یہاں ہوں' مس منحل ابراہیم! ریان حیدر خان کسی سے نہیں ڈرتا۔"

"مگر مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے۔" منحل کے لبوں سے بے ساختہ نکلا پھر تھوڑا خفیف ہوکر بولی۔

"جب آپ کو مجھ سے کوئی خطرہ نہیں تو پھر میرا پیچھا کرتے ہوئے یہاں کیوں آگئے؟"

"کافی خوش فہمی ہے آپ کو میں تو اپنے دوست کے ہمراہ آپ کے چیئر پرسن سے ملنے آیا تھا۔" وہ شانِ بے نیازی سے بولا تو منحل خوامخواہ کھسیانی ہوگئی۔

"چلیے اچھا ہوا میری خوش فہمی دور ہوگئی' امید ہے آئندہ ہماری ملاقات کبھی نہیں ہوگی۔" منحل سنجیدگی سے بولی تو ریان نے اپنے موبائل فون پر آتی احد کی کال کاٹی جو مسلسل اسے کال کررہا تھا اور وہ ڈس کنکٹ کررہا تھا۔

"یہ بات آپ نہیں میں ڈیسائیڈ کروں گا۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلتا بنا جب کہ منحل اس کی بات کا مطلب سمجھ کر انتہائی تلملا کر پیر پٹخ کے رہ گئی۔

❀......❀......❀

احد نے اس کی اچھی خاصی کلاس لے ڈالی تھی جو تقریباً ایک گھنٹے بعد آیا تھا۔

"یہ تُو اچانک کہاں چلا گیا تھا؟" احد نے گاڑی چلاتے ہوئے موڑ سہولت سے کاٹتے ہوئے استفسار کیا تو یکدم ذہن کے پردے پر منحل کا سراپا چلا آیا۔ چیئر پرسن کے روم کی کھڑکی سے اس نے منحل کو کلاس کے اندر جاتے دیکھا تو وہاں سے ایکسکیوز کرکے باہر چلا گیا اور تقریباً پون گھنٹہ ان موصوفہ کا انتظار کیا۔ منحل کو یہاں اچانک دیکھ کر اسے خوش گوار حیرت ہوئی تھی اس لڑکی کو وہ آج تیسری بار دیکھ رہا تھا مگر اس کے نام سے ناواقف تھا وہ تو منحل نے خود ہی نام جاننے کا موقع فراہم کردیا تھا اس کے ہاتھ میں موجود اسائنمنٹ کا رخ اتفاق سے ریان کی جانب تھا جسے وہ کتابوں کے ساتھ اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھی۔

"ابے کہاں گم ہوگیا تُو؟" احد کی آواز پر وہ جیسے حال میں لوٹا۔

"کہیں نہیں گم ہوا' تُو ذرا دھیان سے گاڑی چلا اور اسپیڈ بڑھا مجھے دیر ہورہی ہے۔" ریان ذہن جھٹک کر رسٹ واچ پر نگاہ ڈال کر سنجیدگی سے بولا۔

"ہاں اب تجھے دیر ہونے کا خیال آرہا ہے۔" احد منہ بنا کر بولا تو ریان بے ساختہ مسکرا اٹھا۔

❀......❀......❀

منحل کے سمسٹر بالکل نزدیک آگئے تھے وہ سب کچھ بھول بھال کر پڑھائی میں مگن ہوگئی تھی خدا خدا کرکے سمسٹرز ختم ہوئے تو ہادیہ کی منگنی کا شوشہ چھوٹ گیا اس کی پھپھو نے اپنے ہونہار اور قابل انجینئر بیٹے عاطف کے لیے ہادیہ کا انتخاب کیا تھا جب کہ ہادیہ کے ساتھ تو بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا والی کہانی ہوگئی تھی وہ اپنے پھپھی زاد عاطف کو نجانے کب سے دل میں بسائے بیٹھی تھی۔ منحل کچھ دن ہادیہ کے گھر رہنے آگئی تھی اور ہادیہ بی بی خود ہی اپنی شادی کے گیت گائے جارہی تھیں۔

"اُف ہادیہ! میں نے تم سے زیادہ بے حیا دلہن آج تک نہیں دیکھی۔" منحل اسے لتاڑتے ہوئے بولی تو ہادیہ نے برا مانے بغیر کافی ڈھٹائی سے ہنس کر کہا۔

"اچھا نہیں دیکھی تو اب دیکھ لو۔"

"واقعی ہادیہ! تم سے کوئی نہیں جیت سکتا۔" وہ انتہائی چڑ کر بولی کہ اسی پل اس کا سیل فون گنگنا اٹھا۔ منحل نے اسکرین پر اجنبی نمبر دیکھا تو کچھ سوچ کر یس کا بٹن دبا ڈالا۔

"ہیلو۔" اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے ہیلو کے جواب میں کس کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائے گی۔

"کیسی ہیں منحل آپ؟ آپ کے پیپرز کیسے ہوئے؟ میں نے کہا تھا نا کہ میں خود ڈیسائیڈ کروں گا۔" وہ یوں استفسار کررہا تھا جیسے بہت پرانی شناسائی ہو۔

"آپ......" وہ فقط اتنا ہی بول سکی' وہ شدید صدمے میں تھی کہ آخر کس طرح اسے اس کا نمبر مل گیا اس نے دزدیدہ نگاہوں سے آئینہ کے سامنے بیٹھی ہادیہ کو دیکھا جو اپنے چہرہ پر فیس ماسک لگا رہی تھی پھر اس نے تیزی سے موبائل بند کرکے سوئچ آف کردیا اسے یقین واثق تھا کہ ریان دوبارہ ضرور اسے کال کرے گا۔

❀......❀......❀

احد جب سے انہیں اپنا رشتہ ہونے کی خبر بمع مٹھائی دے کر گیا تھا امی اور ثوبیہ ریان کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑگئی تھیں۔

"بس اب میں مزید کچھ اور نہیں سنوں گی' تمہیں اب شادی کرنی ہی ہوگی۔" امی اٹل لہجے میں قدرے ناراضی سے بولیں تو ریان اس پل سچ مچ پریشان سا ہوگیا۔

"امی پلیز تھوڑا صبر رکھیے میں شادی سے کب انکار کررہا ہوں مگر فی الحال ابھی میں کافی مصروف ہوں۔"

"لو بھلا اور سنو اس لڑکے کی...... ارے تم ساری زندگی مصروف رہو گے تو کیا خدانخواستہ یوں ہی کنوارے بیٹھے رہو گے۔" امی ریان کی بات پر تلملا کر بولیں تو اسی دم اس کا موبائل فون گنگنا اٹھا' ریان نے اسکرین پر نمبر دیکھا تو فوراً الرٹ ہوکر اٹھ کھڑا ہوا اور باہر فون سننے چلا گیا۔

"اس لڑکے کی حرکتوں سے میں عاجز آگئی ہوں ہر پل اس کی طرف سے ایک ڈر سا لگا رہتا ہے۔" امی ریان کو یوں اٹھتا دیکھ کر متفکر لہجے میں بولیں تو ثوبیہ امی کی قریب آکر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"آپ کیوں فکر کرتی ہیں امی! اللہ تعالیٰ بھائی کی حفاظت کرے گا اور پھر آپ کی دعائیں بھی تو ان کے ساتھ ہیں۔"

"ریان! میری عمر بھر کی کمائی ہے اللہ کرے اسے میری بھی حیات لگ جائے۔" وہ رنجور لہجے میں بولیں تو ثوبیہ بے چین سی ہوگئی۔

"افوہ! امی کیسی باتیں کررہی ہیں آپ' اچھا یہ بتائیے بانو آنٹی کی بھانجی ثمرین بھائی کے لیے کیسی رہے گی؟" ثوبیہ ان کا دھیان دوسری جانب موڑتے ہوئے بولی امی اپنے پسندیدہ موضوع پر بڑی دلچسپی سے ثوبیہ سے باتیں کرنے لگیں تھیں۔

❀......❀......❀

ہادیہ کی منگنی بخیر و عافیت انجام پائی تو وہ بھی اپنے گھر آگئی' دو دن بعد اس کی کلاسز بھی شروع ہونے والی تھیں ابھی وہ اپنے گھر آئی ہی تھی کہ اس کے پیچھے ایک معقول رشتہ بھی چلا آیا۔ ہادیہ کے منگیتر عاطف کے دوست اور اس کی ماں بہنوں نے منحل کو ہادیہ کی منگنی میں پسند کرلیا تھا۔ امی ابا نے سوچنے کا کچھ وقت مانگا تھا جب کہ منحل کو اس رشتے سے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی' رات تقریباً دس بجے وہ وہ نیٹ پر مختلف سائٹس کا وزٹ کررہی تھی کہ اچانک اس کا موبائل بج اٹھا اس نے کمپیوٹر اسکرین پر سے نظریں ہٹائے بغیر ہی فون آن کرکے کان سے لگایا تو مقابل کی آواز سن کر اس کے دل کی دھڑکن وحشت زدہ سی ہوگئی۔

"خبردار اگر تم نے فون بند کرنے کی کوشش کی تو ابھی اور اسی وقت میں تمہارے گھر آجاؤں گا۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا تو منحل کا موبائل پکڑا ہاتھ کپکپا سا گیا۔

"آخر آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے کیوں بھوت بن کر میرے پیچھے پڑ گئے ہیں؟" وہ روہانسی ہو کر بولی تو جواباً اس کا دلکش قہقہہ منحل کی سماعت سے ٹکرایا۔

"اچھا مگر اس بھوت کے پیچھے تو کافی لڑکیاں پڑی ہوئی ہیں۔"

"تو پھر انہی لڑکیوں میں سے کسی کو فون کیجیے میرا سر کیوں کھا رہے ہیں۔" وہ ریان کی بات پر تلملا کر بولی جب کہ ریان ہنستا چلا گیا' منحل نے کان پر سے موبائل ہٹا کر اسے گھورا اور کال ڈس کنکٹ کر کے حسب معمول موبائل سوئچ آف کر دیا اور اطمینان سے کمپیوٹر کی جانب متوجہ ہوگئی۔

❁......❁......❁

اگلے دن اتوار تھا منحل ذرا دیر میں بیدار ہوئی ناشتے سے فارغ ہو کر وہ چائے کا کپ تھام کر اخبار لے کر لاؤنج کے صوفے پر دراز ہوگئی۔

"یا اللہ یہ میرے ملک میں کیا ہو رہا ہے' نجانے کس کی بُری نظر لگ گئی ہے۔" وہ اخبار کی مختلف شہ سرخیوں پر نگاہیں ڈالتے ہوئے انتہائی دلگرفتی سے خود سے سرگوشی میں بولی۔ پورا اخبار انتہائی دل سوز اور دہشت ناک خبروں سے بھرا ہوا تھا کچھ دیر پڑھ کر اس نے اخبار ایک جانب لپیٹ کر رکھ دیا اخبار پڑھنے سے اس کا دل بوجھل ہو رہا تھا۔

"ارے منحل! تم یہاں اتنی خاموش سی کیوں بیٹھی ہو' طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری؟" امی لاؤنج میں داخل ہوئیں تو اسے گم صم بیٹھا دیکھ کر فکرمندی سے گویا ہوئیں جواباً منحل ایک گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

"امی ہمارے ملک کی یہ حالت دیکھ کر میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔" بولتے بولتے منحل کی آنکھوں میں آنسو در آئے۔ امی بھی یہ سن کر اداس سی ہوگئیں۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو بیٹا! ہمارے ملک کے دشمن اس چمن کو اجاڑنے کے درپے ہیں۔ اس گلستان میں خاک و خون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔"

"یا اللہ میرے اس چمن کو صدا قائم و دائم اور سرسبز شاداب رکھنا اور اسے اپنے حفظ و امان مین رکھنا۔" منحل بے ساختہ ہاتھ پھیلائے ہوئے دعا کرتے ہوئے بولی تو امی نے بھی صدق دل سے آمین کہا تھا۔

❁......❁......❁

اس دن موسم صبح سے ہی خاصا ابر آلود تھا منحل کا آج کیمپس آنے کا بالکل دل نہیں چاہ رہا تھا مگر اسے لائبریری سے ایشو کی ہوئی کتاب ہر صورت میں واپس کرنی تھی۔ شازمہ کی کال آئی تھی وہ آج کیمپس نہیں آ رہی تھی وہ کیمپس پہنچی تو ہلکی ہلکی پھوار شروع ہو چکی تھی' منحل بوندوں سے بچتی بچاتی لائبریری پہنچی اور کتاب واپس کر کے دوسری کتابیں ایشو کروا کر وہ نوٹس بنانے میں مگن ہوگئی تقریباً دو گھنٹے بعد اسے تھکن کا احساس ہوا تو اس نے سر اٹھا کر جوں ہی اپنے اطراف میں دیکھا تو تھوڑا چونک اٹھی اس وقت لائبریری تقریباً خالی تھی۔ اکا دکا اسٹوڈنٹس کے علاوہ کوئی نہیں تھا حالانکہ اس ٹائم لائبریری کافی بھری ہوئی ہوتی تھی ابھی وہ مزید کچھ سوچتی کہ اچانک چار پانچ لڑکے گھبرائے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

"آپ لوگ پلیز فوراً اپنے گھروں کو روانہ ہو جائیں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ایک نامور سیاسی کارکن کا قتل ہو گیا ہے۔" ایک لڑکے کے منہ سے یہ جملہ سن کر منحل انتہائی حواس باختہ ہوگئی اور بے تحاشا گھبرا کر اٹھی اور جلدی جلدی اپنی چیزوں کو سمیٹ کر باہر کی جانب دوڑی' پورے کیمپس میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی کچھ اسٹوڈنٹس کا کہنا تھا کہ اس وقت کیمپس سے باہر جانا ٹھیک نہیں ہوگا جب کہ بعض کا خیال تھا کہ حالات مزید بگڑ سکتے ہیں لہٰذا فوری طور پر یہاں سے نکل جانا چاہیے' منحل نے بھی فوراً نکلنے کا فیصلہ کیا مگر کیمپس کے باہر نکلی تو اس کو اپنے پیروں تلے زمین کھسکتی محسوس ہوئی' مشتعل افراد جلاؤ گھیراؤ اور پتھراؤ کر رہے تھے جب کہ کچھ نامعلوم افراد اپنے چہروں کو کپڑے سے ڈھانپے اندھا دھند ہوائی فائرنگ میں مصروف تھے۔ لوگوں کی چیخ و پکار اور ایمبولینس کے سائرن کی آوازیں گویا ایک قیامت کا عالم تھا وہ ابھی بے ہوش ہو کر گرنے ہی لگی تھی کہ ایک مضبوط ہاتھ نے اسے سرعت سے تھاما تھا' اس کے ڈیپارٹمنٹ کا ایک اسٹوڈنٹ اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"احد آپ......" منحل فقط اتنا ہی بولی کہ معاً ایک سلگتا ہوا شعلہ اس کے بازو کے اندر انتہائی بے دردی سے پیوست ہو گیا ایک سسکی اس کے لبوں سے برآمد ہوئی اور دوسرے ہی پل وہ احد کے بازوؤں میں جھول گئی۔

❁......❁......❁

ایس ایس پی ریان حیدر خان ڈاکٹر سے ضروری معلومات لے رہا تھا۔

"مریضہ کو ہوش کب تک آئے گا؟" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"انسپکٹر صاحب گولی بازو کا گوشت پھاڑتی ہوئی باہر نکل گئی ہے' مریضہ کی حالت خطرے سے باہر ہے مگر فی الحال ہمیں ان کو انڈر ابزرویشن رکھنا ہوگا۔" ڈاکٹر تفصیل بتاتے ہوئے بولا تو ریان کسی سوچ میں گم ہو گیا' منحل کے امی ابا اس پل بے حد پریشان اور ہراساں تھے احد چونکہ منحل کا سینئر تھا لہٰذا منحل سے اس کی اچھی خاصی سلام علیک تھی اس دن وہ بھی کسی کام سے کیمپس آیا تھا باہر نکلا تو منحل کو حواس باختہ دیکھ کر اس کی جانب دوڑا مگر نجانے کہاں سے ایک سنسناتی گولی آ کر منحل کے بازو میں پیوست ہوگئی احد فوراً اسے اسپتال لے کر آیا تھا اور راستے میں ریان کو بھی فون کر ڈالا تاکہ منحل کا کیس لینے میں اسپتال والے کوئی دشواری کھڑی نہ کریں پھر منحل کے موبائل فون سے اس کے گھر اطلاع دی۔ منحل کو یہاں آئے آٹھ گھنٹے سے زائد ہو چکے تھے مگر ابھی تک اسے ہوش نہیں آیا تھا۔

"ریان تم چاہو تو جا سکتے ہو میرے خیال میں تمہیں منحل کا بیان لینے کی ضرورت تو نہیں ہے۔" احد کی آواز پر ریان اپنے دھیان سے چونکا تھا پھر رسٹ واچ پر نگاہ ڈال کر کچھ سوچ کر بولا۔

"ٹھیک ہے مریضہ کو ہوش آجائے تو مجھے خبر کر دینا۔" وہ لہجے کو سرسری بنا کر بولا اور اسپتال سے چلا آیا مگر اس کا سارا دھیان منحل کی جانب تھا۔

❁......❁......❁

ہادیہ تقریباً دو گھنٹے سے اس کا دماغ کھائے جا رہی تھی اور وہ مجبوراً اس کی باتیں سن رہی تھی کیوں کہ اسپتال کے بستر سے اٹھ کر بھاگنا فی الحال اس کے بس میں نہیں تھا۔

"شکر ہے منحل تم بچ گئیں ورنہ اگر شہید ہو جاتیں تو میری شادی تو کینسل ہو جاتی نا۔ ویسے تمہیں ٹارزن بننے کا مشورہ کس نے دیا تھا' آرام سے کیمپس میں ہی رہتیں اتنے بُرے حالات میں باہر کیوں نکل آئی تھیں۔" ہادیہ آخر میں اسے لتاڑتے ہوئے بولی تو منحل پوری طرح سے بے زار ہوگئی۔

"خدا کے واسطے ہادیہ میں گولی سے نہیں مگر تمہاری باتوں سے ضرور شہید ہو جاؤں گی اب پلیز تھوڑا اپنی زبان کو آرام دو۔" منحل چڑ کر بولی تو اسی پل امی نماز پڑھ کر کمرے میں داخل ہوئیں اور اس کے پاس آ کر کچھ پڑھتے ہوئے چہرے پر پھونکنے لگیں' امی کا تھکا تھکا چہرہ دیکھ کر منحل کو ان پر ڈھیروں پیار آ گیا۔

"امی پلیز آپ گھر جا کر کچھ دیر آرام کر لیں' آپ کل سے یہاں موجود ہیں ابھی تھوڑی دیر میں ابا بھی آ جائیں گے اور ہادیہ بھی تو یہاں ہے۔"

"نہیں بچے! میرا دل گھر میں بہت گھبرائے گا' تم مجھے گھر بھیجنے پر اصرار مت کرو۔" وہ منحل کی بات پر قطعیت سے بولیں تو منحل مجبوراً خاموش ہوگئی اسی پل دروازے پر دستک ہوئی اور جو شخصیت کمرے میں داخل ہوئی اسے دیکھ کر منحل پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ پولیس کے فل یونیفارم میں ملبوس ریان اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"آئیے انسپکٹر صاحب!" امی ریان کو دیکھ کر فوراً بولیں' ہادیہ بھی مؤدبانہ انداز میں ایک جانب کھڑی ہوگئی۔

"محترمہ ہم یہاں صرف فارملیٹی پوری کرنے آئے ہیں' امید ہے آپ تعاون کریں گی۔" وہ براہ راست منحل کی نگاہوں میں دیکھتا ہوا اجنبی انداز میں بولا تو وہ اسے حیرانی سے ٹکر ٹکر دیکھے گئی' مگر اس کی کیفیت میں پھر بھی فرق نہیں آیا۔

"لو پینڈوؤں کی سردار مانا کہ انسپکٹر بہت ڈیشنگ اور اسمارٹ ہے مگر خود پر ذرا قابو رکھو۔" ہادیہ اس کی حالت دیکھ کر کان میں گھس کر بڑبڑائی تو یکدم منحل کو جیسے ہوش آیا۔

"جی...... جی کیا؟" وہ ہونقوں کی طرح بولی تو ہادیہ کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ ڈالے۔

"منحل یہ تمہارا بیان لینے آئے ہیں؟" ہادیہ لفظوں کو چبا چبا کر بولی جب کہ ریان بڑی بے پروائی سے کھڑا رہا پھر اپنے ساتھ آئے بندے سے مخاطب ہو کر بولا۔

"کرم داد! میڈم کا بیان لو اور ان کے دستخط بھی۔" منحل نے تین چار سوالوں کے جواب دیئے اور پیپر پر دستخط کر کے کرم داد کی جانب بڑھا دیئے۔ ریان ان سے اجازت لے کر چلتا بنا جب کہ منحل کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ریان کے پیچھے بھاگ کر اس کے بال نوچ ڈالے اس کا گلا دبا دے کتنے عرصہ سے اس نے منحل کو ذہنی اذیت میں رکھا تھا۔

"میں تمہیں جان سے ماروں گی ریان! تم بہت بڑے دھوکے باز ہو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔" وہ آنکھیں موندھ کر خود سے بولی اس پل اسے اس شخص پر بے تحاشا طیش آیا تھا۔

❀......❀......❀

منحل تیزی سے روبصحت تھی' اسپتال سے گھر آ کر وہ مکمل آرام کر رہی تھی مگر اب مسلسل لیٹے لیٹے وہ تنگ آ گئی تھی لہٰذا ماحول تبدیل کرنے کی غرض سے وہ اپنے گھر کے اندر بنے چھوٹے سے باغیچے میں آ گئی تھی پھول' پیڑ اور پودے اسے بے حد پسند تھے یہاں آ کر وہ خود کو کافی فریش محسوس کر رہی تھی آس پاس سے بکروں اور گائے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں عید قرباں بالکل نزدیک تھی۔ ابا آفس میں جبکہ امی اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں پھولوں کو دیکھتے دیکھتے اچانک اس کی ذہنی رو بھٹکی تھی وہ نا چاہتے ہوئے بھی ریان کے متعلق سوچنے لگی' پہلی ملاقات سے آخری ملاقات تک تمام واقعات جزئیات سمیت اس کی نگاہوں کے سامنے گھومنے لگے۔

"ریان نے مجھے اتنا تنگ کیوں کیا وہ کوئی عامیانہ ٹائپ کالز کا تو نہیں بلکہ ایک بردبار پولیس آفیسر ہے تو پھر میرے ساتھ ٹین ایج لڑکے جیسی حرکتیں کرنے کا کیا مقصد؟" وہ خود سے بولی تھی اسے اسپتال سے ڈسچارج ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا مگر ریان کا کوئی فون نہیں آیا تھا وہ لاشعوری طور پر اس کے فون کی منتظر تھی مگر اس نے تو جیسے پلٹ کر کوئی خبر ہی نہیں لی تھی۔

"اونہہ! اچھا ہے نہ کرے فون میری بلا سے۔" وہ چڑ کر بولی پھر سر جھٹک کر پودوں کی جانب متوجہ ہوگئی۔

❀......❀......❀

ابھی تھوڑی دیر پہلے شازمہ اس سے مل کر گئی تھی آج صبح ہی ابا قربانی کے لیے بکرے بھی لے آئے تھے جنہوں نے "میں میں" کر کے سارا دن شور مچا رکھا تھا منحل کچھ تھکن سی محسوس کر کے جونہی کمرے میں داخل ہوئی۔ بیڈ پر موجود موبائل فون پر اس کی نظر پڑی اس نے لپک کر فون اٹھایا تو جانا پہچانا نمبر دیکھ کر اس کے دل میں ارتعاش سا پیدا ہوا سرعت سے یس کا بٹن دبا کر اس نے کان سے لگایا تھا۔

"جی کہیے؟"

"ارے یہ کیا نہ سلام نہ دعا' اچانک سوال۔" ریان کی شوخ و فریش آواز نے گویا اس کے اندر آگ سی بھر دی۔

"آپ ہوتے کون ہیں جس سے میں سلام دعا کروں؟" وہ انگارے چباتے ہوئے بولی۔

"کم از کم قاتل تو نہیں ہوں۔" وہ ہنس کر بولا تو منحل کی کنپٹیاں سلگ اٹھیں۔

"کیا آپ جیسے ذمہ دار پولیس آفیسر کو یہ زیب دیتا ہے کہ ایک لڑکی کو خوف و دہشت میں مبتلا رکھ کر اسے وقت بے وقت فون کال کر کے فضول باتیں کریں۔"

"منحل میرا ارادہ تمہیں ہراساں کرنے کا نہیں تھا مگر......" اس نے وضاحت دینی چاہی اور وہ اس کی بات کاٹ گئی۔

"مجھے آپ سے کوئی وضاحت نہیں چاہیے مسٹر ریان! اب براہ مہربانی مجھے دوبارہ کال کرنے کا سوچیے گا بھی نہیں۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی تو دوسری جانب یکدم خاموشی چھا گئی۔

"آئی ایم ریئلی ویری سوری منحل! میں واقعی بہت شرمندہ ہوں۔" وہ ندامت سے بولا۔

"اوکے میں نے آپ کو معاف کر دیا اب آپ بھی مجھے معاف کیجیے۔" یہ کہہ کر وہ جونہی لائن ڈس کنکٹ کرنے لگی ریان کی لجاجت بھری آواز ابھری۔

"پلیز منحل میں تم سے وعدہ کرتا ہوں آئندہ تمہیں کبھی نہیں ستاؤں گا۔" منحل نے انتہائی حیرت سے اپنے موبائل کو دیکھا تھا۔

"آئندہ کی نوبت ہی نہیں آئے گی ریان صاحب! خدا حافظ۔" یہ کہہ کر وہ جونہی رکی' ریان کی سخت و گمبھیر آواز نے اسے چونکا دیا۔

"ایک منٹ منحل! یہ بات تم اچھی طرح اپنے دل و دماغ میں بٹھا لو کہ تم میری پہلی اور آخری آرزو ہو اور میں تم سے کسی قیمت پر بھی دست بردار نہیں ہوں گا۔" یہ کہہ کر اس نے لائن ڈس کنکٹ کر دی جب کہ کچھ ثانیے منحل ریان کی بات سن کر ساکت سی کھڑی رہ گئی جب ہوش آیا اور ریان کی کہی بات کا مفہوم سمجھ میں آیا تو نجانے کیوں اس کے اندر تک گلاب کھل اٹھے دل خوشی سے جھوم اٹھا لبوں پر دل آویز مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔

❀......❀......❀

امی نے عاطف کے دوست کے رشتے کی بابت اس سے پوچھا وہ لوگ ایک بار پھر سوالی بن کر آئے تھے مگر منحل نے ایک لمحہ بھی ضائع کیے بنا امی کو انکار کر دیا تھا وہ محض اسے دیکھتی رہ گئی تھیں۔ منحل ان کی اکلوتی اور لاڈلی اولاد تھی انہوں نے کبھی بھی اپنے فیصلے اس کے اوپر مسلط نہیں کیے تھے وہ خود بہت سمجھدار' سعادت مند اور نیک فطرت لڑکی تھی۔ کبھی والدین کو شکایت کا موقع نہیں دیا تھا' امی نے اس سے زور زبردستی کرنا مناسب نہیں سمجھا اور ان لوگوں کو انکار کر دیا۔

کل صبح عیدالاضحیٰ تھی منحل بکروں کی خوب خاطر مدارت کر رہی تھی کیوں کہ صبح انہیں ذبح ہو جانا تھا امی کے کہنے پر وہ نہا کر کچن کی جانب چلی آئی اسے کل کے لیے کچھ خصوصی تیاری کرنی تھی کہ اسی پل دروازے کی بیل بجی وہ کچن میں ہی تھی کہ اسے لاؤنج میں بہت سارے لوگوں کی باتیں کرنے کی آواز آئی۔

"یہ اس وقت کون آ گیا؟" وہ متعجب ہو کر خود سے بولی۔

"آپ لوگ اندر آئیے نا۔" امی کی پُر جوش آواز پر وہ باہر نکل آئی اور جونہی آنے والوں پر نگاہ پڑی وہ بُری طرح گڑبڑا گئی ان لوگوں میں وہ سب سے نمایاں تھا جو فان کلر کے کلف لگے شلوار کرتے میں بہت منفرد لگ رہا تھا۔

"بھائی کیا یہ منحل ہیں؟" ایک نوعمر کیوٹ سی لڑکی اشتیاق آمیز لہجے میں اسے دیکھ کر بولی تو منحل بے حد سٹپٹا گئی۔

"تم تو بڑے گھنے نکلے ریان میاں! تم سے تو میں بعد میں نمٹوں گا۔" احد کی آواز منحل کے کانوں سے ٹکرائی تو بے ساختہ اس نے سر اٹھا کر ان لوگوں کو دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر ریان کے ساتھ آئی خاتون جو غالباً اس کی ماں تھیں انہیں سلام کر ڈالا' جواباً انہوں نے اسے

ڈھیروں دعائیں دے کر خوب پیار کیا۔ امی سب کو ڈائننگ روم میں لے گئیں تو وہ دوبارہ کچن کی طرف چلی آئی جب کہ کچھ ہی دیر میں احد اور ثوبیہ بھی اس کے پیچھے چلے آئے۔

"ریان میرا بچپن کا بڑا کمینہ فرینڈ ہے اور آج مجھے معلوم ہوا کہ وہ بہت گھنا بھی ہے۔" احد ہنستے ہوئے منحل کو بتا رہا تھا جب کہ منحل محض مسکرا کر رہ گئی۔

"احد بھائی شاید بھائی کو منحل باجی جیسی لڑکی کا انتظار تھا اسی لیے وہ شادی سے انکار کر رہے تھے۔" ثوبیہ ہنستے ہوئے بولی۔

"تم یہاں کیوں آگئے بھئی منحل پزل ہوجائے گی۔" ریان کو آتا دیکھ کر احد شوخی سے بولا۔

"یہ اور پزل...... ارے یہ تو بڑوں بڑوں کو پزل کردیتی ہیں خود کیا پزل ہوں گی؟" ریان نے ریڈ اینڈ بلیک کنٹراسٹ کے جدید سوٹ میں ملبوس نم بالوں میں دو تین چوٹی کے بل ڈالے منحل کو گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو منحل تلملا کر رہ گئی۔ البتہ چہرے پر آئی سرخی اس کی اندرونی تلملاہٹ کو ریان کے سامنے عیاں کرگئی وہ زیر لب مسکرا کر رہ گیا۔

"تم یہاں کس خوشی میں وارد ہوگئے؟" احد اسے شرمندہ کرتے ہوئے بولا تھا۔

"میرے بھائی میں ایک مشرقی لڑکا ہوں اور اس وقت اندر میرے رشتے کی بات ہورہی ہے تم دونوں جاؤ نا اندر منحل کے امی ابا کو میرے لیے راضی کرو۔" وہ شرمندہ ہوئے بغیر مزے سے بولا تو دونوں تیزی سے وہاں سے پلٹے تھے۔

"اچھا میں نے کب آپ کو پزل کیا بلکہ الٹا آپ نے مجھے ایک عرصہ تک بے وقوف بنائے رکھا؟" احد کے جانے کے بعد وہ چڑ کر اس کی جانب رخ پھیرتے ہوئے بولی تو ریان سینے پر دونوں بازو فولڈ کرکے اسے شوخ نگاہوں سے دیکھنے لگا جس پر وہ مزید چڑ گئی۔

"آپ کو گھورنے کے علاوہ بھی کوئی اور کام ہے؟"

ریان اس کی بات پر بے ساختہ ہنس دیا۔

"یہ تمہارا قصور تھا کہ تم مجھے اس دن قاتل سمجھ بیٹھیں حالانکہ میں سادہ لباس میں ایک اطلاع کے مطابق خفیہ طور پر آن ڈیوٹی تھا اور وہ دونوں لڑکے کافی عرصے سے پولیس کو مختلف کیسز میں مطلوب تھے۔"

"مجھے ان لڑکوں کا بائیو ڈیٹا آپ سے نہیں جاننا...... آپ میری غلط فہمی بھی تو دور کرسکتے تھے۔" وہ تنک کر بولی۔

"بالکل کرسکتا تھا مگر تمہیں خود سے خوف زدہ دیکھ کر مجھے بہت اچھا لگا۔" منحل کو خونخوار تیوروں سے خود کو گھورتا دیکھ کر ریان نے فوراً اپنی زبان کو بریک لگایا پھر چلتا ہوا اس کے نزدیک آکر سنجیدگی سے بولا۔

"منحل اپنے ملک کے غداروں کو دیکھ کر میرا خون کھول اٹھتا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے پسٹل کی چھ کی چھ گولیاں ان کے سینوں میں داغ دوں جو میرے ارض وطن میں انتشار و فساد برپا کررہے ہیں۔" وہ حب الوطنی کے جذبے میں ڈوبے ہوئے لہجے میں بولا تو منحل بھی سر اثبات میں ہلا کر گویا ہوئی۔

"ان شاء اللہ میرے ملک میں ایسی بھی عید آئے گی جب کوئی خونریزی نہیں ہوگی ہر طرف امن و سکون اور محبت ہی محبت ہوگی۔"

"ہاں منحل اندھیرا چاہے کتنا ہی گمبھیر اور سیاہ کیوں نہ ہو اسے روشنی کے آگے گھٹنے ٹیکنے ہی پڑتے ہیں ہمارے وطن میں بھی سویرا آئے گا اور یہ سویرا بالکل قریب ہے۔" وہ تیقین آمیز لہجے میں بولا تو منحل نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا اس کے اندر کہیں اطمینان سا اتر گیا تھا۔